روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 3 دسمبر 2010ء 26 ذی الحجہ 1431 ہجری 3 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 245

زمین کے پھیلانے کی پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ الانشقاق میں زمین کے پھیلا دیئے جانے کا ذکر ہے۔ ویسے تو زمین اس دنیا میں پھیلائی ہوئی دکھائی نہیں دیتی لیکن نزول قرآن کے زمانہ میں انسان کے علم میں صرف آدھی دنیا تھی اور آدھی دنیا امریکہ وغیرہ کی دریافت کے ذریعہ معناً پھیلا دی گئی اور یہی وہ دور ہے جس میں سب سے زیادہ زمین اپنے مدفون رازوں کو اٹھا کر باہر پھینک دے گی، گویا خالی ہو جائے گی۔ یہ نیا سائنسی ترقی کا دور امریکہ کی دریافت سے ہی شروع ہوتا ہے۔

اس کے بعد یہ پیشگوئی ہے کہ جب دن اندھیروں میں تبدیل ہو رہا ہوگا اور پھر رات چھا جائے گی اور ایک دفعہ پھر دین کا چاند طلوع ہوگا، اُس دن تم درجہ بدرجہ اپنی ترقی کی آخری منازل طے کر رہے ہوگے۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کہ کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو۲ چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا۔ اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

حال کے برہمو اور فلسفی اور نیچری اگر ان معجزات سے انکار کریں تو وہ معذور ہیں کیونکہ وہ اس مرتبہ کو شناخت نہیں کر سکتے جس میں ظلی طور پر الٰہی طاقت انسان کو ملتی ہے پس اگر وہ ایسی باتوں پر ہنسیں تو وہ اپنے ہنسنے میں بھی معذور ہیں کیونکہ انہوں نے بجز طفلانہ حالت کے اور کسی درجہ روحانی بلوغ کو طے نہیں کیا اور نہ صرف اپنی حالت ناقص رکھتے ہیں بلکہ اس بات پر خوش ہیں کہ اسی حالت ناقصہ میں مریں بھی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 66)

لہو ولعب ہماری زندگی کا مقصد نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''آج کل تو دنیا کی چمک دمک اور لہو ولعب، مختلف قسم کی برائیاں جو مغربی معاشرے میں برائیاں نہیں کہلاتیں لیکن (۔) تعلیم میں وہ برائیاں ہیں، اخلاق سے دور لے جانے والی ہیں، منہ پھاڑے کھڑی ہیں جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے روشن خیالی کے نام پر بعض غلط کام کئے جاتے ہیں اور پھر وہ برائیوں کی طرف دھکیلتے چلے جاتے ہیں۔ تو یہ نہ ہی تفریح ہے، نہ آزادی بلکہ تفریح اور آزادی کے نام پر آگ کے گڑھے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے، مومنوں کو کھول کر بتا دیا کہ یہ آگ ہے، یہ آگ ہے اس سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور اپنی اولادوں کو بھی بچاؤ۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں جو اس معاشرے میں رہ رہے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ یہ تمہاری زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ اس لہو ولعب میں پڑا جائے، یہی ہمارے لئے سب کچھ ہے۔ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے تمہارے میں اور غیر میں فرق ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہر احمدی کو ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی ضرورت ہے۔''

(خطبہ جمعہ 23/اپریل 2010ء۔ الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 598

چھٹی صدی ہجری کا ہسپانوی سیاح ارض نبوت میں

جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فروری 1893ء میں مشائخ وصلحائے عرب کے نام عربی مکتوب میں تحریر فرمایا سرزمین عرب ارض نبوت ہے جس میں بسنے والوں کی شان کو کوئی دوسری قوم ہرگز نہیں پہنچ سکتی۔ چنانچہ آپ نے اپنے خط میں اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ اس مبارک سر زمین کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں نے برکت بخشی ہے اور اس کی خاک میری آنکھ کا سرمہ ہے۔ مجھے دیار حبیب کے رستوں کے ذرات اور پتھروں سے دلی محبت وشیفتگی ہے۔ انہی مقدس مقامات میں بیت اللہ شریف ہے جس سے ام القریٰ کی برکتیں دوبالا ہوگئیں اور انہی میں اس نبی کریم ﷺ کا مبارک روضہ ہے جن کی بدولت اکناف عالم میں توحید پھیلی اور جلال الٰہی کا ظہور ہوا۔

(''آئینہ کمالات اسلام'' صفحہ 419 تا 423 اشاعت فروری 1893ء مطبع ریاض ہند قادیان)

قریباً آٹھ صدی پیشتر ہسپانیہ کے نامور مسلم سیاح حضرت ابوالحسن ابن جبیر (1145ء۔ 1217ء) نے سلطان صلاح الدین کے زمانہ میں مصر، شام اور عراق کے علاوہ ارض نبوت کی بھی زیارت کا شرف حاصل کیا اور واپسی پر اپنے قیمتی مشاہدات و تاثرات فصیح و بلیغ عربی زبان میں قلمبند کئے۔ سفر نامہ ابن جبیر کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس کے تراجم اطالوی، انگریزی اور اردو میں ہو چکے ہیں۔ مستشرقین نے اس سفرنامہ سے بھرپور استفادہ کیا ہے چنانچہ سسلی کے مورخ مائیکل امری MicheleAmri (1806ء 1909ء) نے تاریخ صقلیہ میں اسی سفرنامہ سے حالات نقل کئے ہیں اور ولندیزی پروفیسر ڈوزی Reinh Art Dozy (1820ء۔ 1883ء) نے اپنی یادداشتوں اور نوٹوں میں اس سفرنامہ کا جا بجا حوالہ دیا ہے۔

اپنے سفرنامہ میں علامہ ابن جبیر نے روضۃ النبی ﷺ کی زیارت کا تذکرہ نہایت پُر کیف انداز میں کیا ہے فرماتے ہیں:

''روضۂ اقدس قبلہ کی سمت کے دالان میں مشرقی گوشہ میں واقع ہے۔ روضۂ مبارک کی عمارت صحن کی طرف کے درجہ سے شروع ہوکر اندر کے دوسرے درجہ تک منتہیٰ ہوئی ہے اور بقدر چار بالشت کے تیسرے درجہ میں تجاوز کرگئی ہے۔ اسی طرح چوڑائی میں مشرقی سمت کے دو درجہ تک منتہی ہوئی ہے۔ ان دونوں دالانوں کے چھ ستون روضۂ مبارک کی عمارت کے اندر آ گئے ہیں۔ قبلہ رو دیوار 24 بالشت اور شرق رو دیوار تیس بالشت عریض پس شرقی گوشہ سے شمالی گوشہ تک انتالیس بالشت ہے اور وہاں سے قبلہ رو دیوار کے کونے تک 24 بالشت کا فاصلہ ہے۔ روضۂ مقدس کے پانچ گوشے اور پانچ دیواریں ہیں۔ اس عمارت کی قطع ایسی عجیب ہے جس کی نظیر تعمیر ہونی محال ہے۔ قبلہ کی طرف سے اس کو اس قدر ترچھا کر دیا ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے نماز کے واسطے نہیں کھڑے ہو سکتے اس لئے کہ اس طرف منہ کر کے کھڑے ہونے سے استقبال قبلہ صحیح نہیں ہوتا۔ مولانا شیخ ابوا براہیم اسحٰق بن ابراہیم التونسی کی زبانی ہمیں معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس عمارت کو اس خوف سے ترچھا کر دیا کہ لوگ اس کو کہیں مسجد نہ بنالیں۔ روضۂ مطہرہ کی سرہانے کی دیوار میں آبنوس کا ایک صندوق ہے رکن شمالی اور غربی کے درمیان میں ایک مقام پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ یہ جگہ جبریل علیہ السلام کے نزول کی ہے۔ تمام روضۂ مقدس کی وسعت چاروں طرف سے دوسو بہتر بالشت سے کچھ زیادہ ہے۔ ہر دیوار کا ایک ثلث حصہ زیریں جس کو اجارہ (ازار) کہتے ہیں خوبصورت ترشے ہوئے پتھروں سے بنایا ہے۔ اوپر کے دوسرے ثلث حصہ پر مشک وعنبر وغیرہ عطریات سے نصف بالشت موٹی کہگل کی ہے۔ سب سے اوپر کے ثلث حصہ میں لکڑی کی جالیاں ہیں اور یہ جالیاں مسجد کی چھت سے ملی ہوئی ہیں اس لئے کہ روضۂ مطہر کا حصہ اعلیٰ مسجد کی بلندی سے ملا ہوا ہے۔ روضۂ مقدس کے پردے اجارے (ازار) تک لٹک رہے ہیں۔ پردوں کا لاجوردی رنگ ہے اور درمیان چو پہل اور ہشت پہل سفید بوٹے ہیں۔ بوٹوں کے اندر گول دائرے اور ان کے گرد میں سفید نقطے ہیں اور اجارے کی پیشانی پر سفیدی مائل جدول ہے۔ غرض کہ اس کا منظر نہایت خوشنما اور دلچسپ ہے۔ قبلہ رو دیوار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے مبارک کے محاذی چاندی کی میخیں نصب ہیں۔ ان کے سامنے سلام کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کے پاس ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوش کے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر مقدس ہے۔ پہلے قبلہ کی طرف پشت کر کے روئے مطہر کے سامنے سلام کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر داہنی طرف کو تھوڑا سرک کر صاحبین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔ اس طرف کی دیوار کے سامنے بیس قندیلیں آویزاں ہیں۔ ان میں دو سونے کی اور باقی چاندی کی ہیں۔ روضۂ مقدس کے شمال میں پتھر کا ایک چھوٹا سا حوض ہے اور اس میں قبلہ رو ایک محراب ہے۔ بعض اس کو سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ کا مکان اور بعض قبر شریف بیان کرتے ہیں۔ اصل حال خدا کو معلوم ہے۔ روضہ مطہر کے داہنی طرف بیالیس قدم کے فاصلے پر منبر شریف ہے۔ یہاں سے روضۂ اقدس تک ڈیڑھ بالشت بلند اور چھ قدم چوڑا پتھر کا فرش ہے۔ منبر اور روضۂ صفیرہ کے درمیان میں آٹھ قدم کا فاصلہ ہے۔ حدیث شریف میں اس روضہ کو ریاض جنت میں سے فرمایا ہے۔''

(ترجمہ سفرنامہ ابن جبیر صفحہ 136-137 مترجم جناب احمد علی صاحب ناشر بک لینڈ بندر روڈ کراچی یکم فروری 1962ء)

جناب حافظ لدھیانوی فرماتے ہیں۔

دل کی دھڑکن زبان بنتی ہے
اشکِ غم سے کلام کرتے ہیں
اہل دل وقتِ مِدحت سرکارؐ
کس قدر اہتمام کرتے ہیں

جماعت احمدیہ فجی کے جلسہ ہائے سالانہ

مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ فجی

مورخہ 8/ اگست 2010ء ناردرن ریجن جزائر فجی کے جزائر ونوالیو، تاویئونی اور رانبی کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ احمدیہ سیکنڈری سکول ولودہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور نظم کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی جس میں احباب جماعت کو اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان کئے۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔

دعا کے بعد پہلے سیشن کی بقیہ کارروائی ہوئی جس میں پانچ تقاریر ہوئیں۔

جلسہ کے دوسرے سیشن کی کارروائی میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے اور دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 175 رہی۔ جس میں جزیرہ ونوالیو کے علاوہ جزیرہ ویتی لیوو اور جزیرہ تاویئونی سے بھی احباب نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ پندرہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

جلسہ سالانہ جزیرہ رانبی

فجی کا جزیرہ رانبی باقی جزیروں سے الگ تھلگ جزیرہ ہے جس کی کل آبادی اڑھائی سے تین ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جزیرہ رانبی میں جماعت احمدیہ کے افراد کی اکثریت ہمارے نومبائع بھائیوں پر مشتمل ہے۔ امسال دعوت الی اللہ اور وتربیتی لحاظ سے یہاں جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے فجی کے دورہ کے دوران جزیرہ تاویئونی پر کھڑے ہو کر جہاں سے رانبی کا جزیرہ صاف نظر آتا ہے۔ جب حضور انور کو رانبی جزیرہ کی بیت اور جماعت کے بارہ میں بتایا گیا اور یہ بھی کہ اس جزیرہ کی آبادی تین ہزار ہے تو حضور نے فرمایا کہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے اس کو تو پکڑیں۔

ناردرن ریجن کے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن مورخہ 9/ اگست کو مکرم امیر صاحب کی قیادت میں ایک وفد لمبا سفر کر کے رانبی جزیرہ میں پہنچا اور وہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

اس جلسہ کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد کل دو تقاریر ہوئیں۔ ایک ہمارے لوکل نومبائع بھائی نے کی جس کے بعد مکرم امیر صاحب کی اختتامی تقریر ہوئی اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ بھی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نومبائعین کے بعض سوالوں کے جوابات بھی دیئے گئے۔ کل حاضری 23 رہی جس میں آٹھ غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے پیارے آقا کی خواہشات اور دعاؤں کے طفیل جلد سے جلد فجی بلکہ ساری دنیا کے دل پیار اور محبت سے جیتنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 15/ اگست 2010ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم اکبر احمد عدنی صاحب

یکے از جاں نثاران لاہور

مکرم ومحترم خلیل احمد صاحب سولنگی

مورخہ 28 مئی 2010ء بروز جمعۃ المبارک دارالذکر لاہور میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے اور خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر سے زمرۂ اخیار میں داخل ہونے والوں میں سے ایک نہایت عزیز بھائی محترم خلیل احمد سولنگی صاحب بھی تھے اور اس مقامِ عالی شان پر فائز ہوئے جس مقام کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''قربانی کے لیے چنا جانا ایک انعام ہے اور ایک بڑی عظیم سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو چنتا ہے تو اس میں یا اس کے خاندان میں ضرور کوئی بات دیکھتا ہے جس کے لیے وہ انتخاب کیا جاتا ہے...... مذہبی اصطلاح میں یہ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں خدا نے ابدی زندگی کے لیے چن لیا ہے۔ وہ خوش نصیب ہیں جو ارب ہا ارب انسانوں میں قسمت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور قسمت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ ان کی پیدائش پر بھی اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہیں اور جن کی موت پر بھی اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہیں۔ جو خود بھی مبارک بنائے جاتے ہیں اور جن کے وجود اپنے ماحول کو مبارک کر دیتے ہیں۔ جن کے خاندانوں پر نسلاً بعد نسلٍ اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں اور خدا کی بے شمار برکتیں ان کے گھر بار پر برستی ہیں۔''

خاکسار اسی عظیم مرتبہ پر فائز ہونے والے اپنے اس عزیز بھائی، جن سے خاکسار کا 10، 11 سال پرانا ذاتی تعلق تھا، کی خوبیوں کا ذکر احباب جماعت کے ازدیادِ ایمان اور اس عظیم بھائی کی خاطر دعا کی تحریک کی غرض سے کرنا چاہتا ہے۔ جہاں شہادت کا رتبہ پانے والوں کو اس رتبہ نے زندۂ جاوید کر دیا وہاں امامِ وقت کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے ان کے ذکر خیر پر مشتمل پاک الفاظ نے ان کو رہتی دنیا تک امر کر دیا۔ خاکسار محترم خلیل احمد سولنگی صاحب کے ذکر خیر کا آغاز انہی بابرکت الفاظ سے کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی (۔) ابن مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب کا ہے۔ مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب (مرحوم) کے آباؤ اجداد کا تعلق قادیان کے ساتھ گاؤں کھارا تھا، وہاں سے ہے۔ ان کے دادا حضرت ماسٹر محمد بخش سولنگی حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔ مکرم عبدالقادر سوداگرمل صاحب بھی ان کے عزیزوں میں سے تھے۔ پارٹیشن کے بعد یہ لوگ گوجرانوالہ شفٹ ہو گئے۔ (۔) (مرحوم) نے گورنمنٹ کالج لاہور سے الیکٹریکل انجینئرنگ کرنے کے بعد پانچ سال واپڈا میں ملازمت کی، پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کر دیا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اپنا کاروبار شروع کیا۔ 1997ء میں یہ لاہور آ گئے اور یہاں کاروبار کرتے رہے اور ایک سال پہلے گارمنٹس کے امپورٹ کا امریکہ میں کاروبار شروع کیا اور امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ اس سے قبل پاکستان میں بھی کافی عرصہ ٹھہر کے کاروبار کرتے رہے ہیں۔ بطور ناظم اطفال انہوں نے پاکستان میں خدمات سرانجام دیں۔ قائد ضلع، قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ، مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور، مرکزی مشاورتی بورڈ برائے صنعت وتجارت کے صدر اور ممبر کے علاوہ جنرل سیکرٹری ضلع لاہور کی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 51 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی (۔) دارالذکر میں شہادت ہوئی ہے۔ (مرحوم) ایک ماہ قبل امریکہ سے پاکستان اپنے کاروبار کے سلسلے میں آئے تھے اور نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے (۔) دارالذکر پہنچے تھے۔ حملہ کے دوران صحن میں سیڑھیوں کے نیچے باقی احباب کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ رہے۔ شائد بیسمنٹ میں چلے جاتے لیکن انہوں نے دیکھا کہ ایک زخمی بھائی ہے اس کو بچانے کے لئے سیڑھیوں سے نیچے کھینچنے کی کوشش میں دہشتگرد کی فائرنگ کا نشانہ بن گئے اور ان کے سینے کی دائیں طرف گولی لگی۔ کافی دیر تک زخمی حالت میں سیڑھیوں کے نیچے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی (قربانی) منظور تھی، اس لئے (۔) میں ہی (۔) کا رتبہ پایا۔ جب دارالذکر پر حملہ ہوا تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے شعیب سولنگی کو فون کیا کہ اس طرح حملہ ہوا ہے، بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے اور گھر والوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔

انتہائی مخلص مالی جہاد میں پیش پیش تھے، ان کو چھوٹی عمر سے ہی اعلیٰ جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت ملی۔ جماعتی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھتے تھے۔ ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ سبقت لے جانے والے تھے۔ گوجرانوالہ میں محلّہ بھگوان پورہ میں (۔) تعمیر کروائی۔ دارالضیافت ربوہ کی Reception کے لئے انہوں نے خرچ دیا۔ محنتی اور نیک انسان تھے۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بڑی توجہ دیتے رہے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے خلیفہ وقت سے اجازت اور رہنمائی لیتے تھے۔ ان میں خلافت کی اطاعت بے مثال تھی۔ ان کا بزنس پاکستان میں تھا۔ ان کے کاروباری اور بعض دوسرے حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا کہ امریکہ چلے جائیں۔ تو لاہور سے اسی وقت فوری طور پر وائنڈ اَپ کر کے امریکہ چلے گئے۔ انہوں نے بہت سے احمدی بے روزگار افراد کی ملازمت کے سلسلہ میں مدد کی۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں ہماری گھریلو زندگی بھی بڑی مثال تھی۔ مثالی باپ تھے، مثالی شوہر تھے۔ ہر طرح سے بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھنے والے۔ دروازے پر کوئی ضرورتمند آ جاتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ لوگ آپ کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لئے آتے اور بڑا مشورہ اچھا دیا کرتے تھے۔ اسی لئے مرکزی صنعتی بورڈ کے ممبر بھی بنائے گئے تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور زندہ دل انسان تھے۔ ہر مشکل کام جو بھی ہوتا ان کے سپرد کیا جاتا بڑی خوشی سے لیتے، بلکہ کہہ دیتے تھے انشاء اللہ ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو صلاحیت دی ہوئی تھی اس کو بخوبی سرانجام دیتے تھے۔ انہیں دوسروں سے کام لینے کا بھی بڑا فن آتا تھا۔ بہت نرم گفتار تھے، اخلاق بہت اچھے تھے۔ مثلاً یہ ضروری نہیں ہے کہ جو اپنے سپرد فرائض ہیں انہی کو صرف انجام دینا ہے۔ اگر کبھی سیکرٹری وقفِ جدید نے کہہ دیا کہ چندہ اکٹھا کرنا ہے میرے ساتھ چلیں۔ گو ان کا کام نہیں تھا لیکن ساتھ نکل پڑتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے (۔) بیت الفتوح کی جب تحریک کی ہے تو فوراً فیکس کے ذریعے اپنا وعدہ کیا اور وعدہ فوری طور پہ ادا بھی کر دیا۔

چوہدری منور علی صاحب سیکرٹری امورِ عامہ بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ قادیان کے انتظامات میں ان کے پاس ٹرانسپورٹ کا شعبہ ہوتا تھا اور انتہائی خوبی سے یہ کام کرتے تھے۔ بسوں، کاروں اور دیگر ٹرانسپورٹ کا کام انتہائی ذمہ داری سے کرتے تھے اور یہ ہے کہ سارا دن کام بھی کر رہے ہیں اور ہنستے رہتے تھے۔ بڑے خوش مزاج تھے۔ امریکہ شفٹ ہونے کے باوجود 2009ء کا (قادیان کا) جو جلسہ ہوا ہے اس میں پاکستان آئے اور اس کام کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ قادیان جانے والے جو لوگ تھے ان کی مدد کی۔

میرے ساتھ بھی ان کا تعلق کافی پرانا خدام الاحمدیہ کے زمانہ سے ہے۔ مرکز سے مکمل تعاون اور اطاعت کا نمونہ تھے۔ جیسے بھی حالات ہوں جس وقت بلاؤ فوراً اپنے کام کی پروا نہ کرتے ہوئے حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ عام طور پر بزنس مین اپنے بزنس کو چھوڑا نہیں کرتے۔ اب بھی جب یہاں سے گئے ہیں، مجھے لندن مل کے گئے ہیں اور گو حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا بھی تھا کہ احتیاط کریں، بہر حال اللہ تعالیٰ نے (قربانی) مقرر کی تھی، (قربان) ہوئے۔ ان کو یہ بھی فکر تھی کہ جو پرانے بزرگ ہیں، جو پرانے خدمتگار ہیں، حضرت مسیح موعود کو ماننے میں پہل کرنے والے ہیں، ان کی بعض اولادیں جو ہیں وہ خدمت نہیں کر رہیں۔ تو یہ بھی ان کو ایک بڑا درد تھا اور میرے ساتھ درد سے یہ بات کر کے گئے اور بعض معاملات میرے پوچھنے پر بتائے بھی اور ان کے بارے میں بڑی اچھی اور صاف رائے بھی دی۔ رائے دینے میں بھی بہت اچھے تھے۔

سابق امیر صاحب گوجرانوالہ نے لکھا کہ سولنگی صاحب کہا کرتے تھے کہ خلافت کے مقابلے پہ کوئی دوستی اور رشتے داری کسی قسم کی حیثیت نہیں رکھتی۔ 1974ء میں سولنگی صاحب کے خاندان کے بعض افراد نے کمزوری دکھائی۔ یہ اس وقت بہت کم عمر تھے مگر اپنے خاندان کو اسی حالت میں چھوڑ کر امیر جماعت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کے گھر چلے گئے جہاں ساری جماعت پناہ گزین تھی اور وہاں ڈیوٹیاں دینی شروع کر دیں۔ چوہدری صاحب پہ بھی ان کی اس قربانی کا بڑا اثر تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا مالی قربانی کی بھی بڑی توفیق ملی۔ یہ سابق امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کھلے دل سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ ایک پلاٹ مل رہا تھا جو بعد میں نہیں ملا۔ لیکن اس کی قیمت پچاس لاکھ روپے تھی۔ انہوں نے کہا میں ادا کر دوں گا۔ بہرحال وہ تو نہیں ملا لیکن اس کے مقابلے پر ایک اور کوٹھی چوالیس لاکھ روپے کی مل گئی، جس کی قیمت انہوں نے ادا کی اور جو جماعت کے گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے (۔) کے لئے بھی کافی بڑی رقم دے چکے تھے لیکن کبھی یہ نہیں کہا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے میں نے رقم دی ہے۔ خلافت جوبلی کے موقع پر لاہور کی طرف سے جو قادیان میں گیسٹ ہاؤس بنا ہے، اس کی تعمیر کے لئے بھی انہوں نے دس لاکھ روپیہ دیا۔ خدام الاحمدیہ گیسٹ ہاؤس جو ربوہ میں ہے اس کی رینوویشن (Renovation) کے لئے انہوں نے بڑی رقم دی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے، وقت کی قربانی میں بھی پیش پیش تھے۔ اطاعت اور تعاون اور واقفینِ زندگی اور کارکنان کی عزت بھی بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ پیسے کا

کوئی زعم نہیں۔ جتنا جتنا ان کے پاس دولت آتی گئی میں نے ان کو عاجزی دکھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (روزنامہ الفضل 3/اگست 2010ء)

خلافت سے وابستگی

خاکسار اپنے عزیز بھائی کی جن خوبیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے ان میں سے سب سے اول چیز جو ان کی طبیعت کا سب سے غالب خاصہ تھی وہ ان کی خلافت سے وابستگی اور عقیدت تھی۔ اس کیفیت کو بیان کرنا مشکل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے اشاروں کو بھی سمجھ کر اس کی تعمیل پر کمربستہ رہنے والے اور اطاعت میں برکت کے متلاشی رہتے۔ پاکستان میں کاروبار کر رہے تھے خلیفۃ المسیح کا منشاء بھانپ کر فوری یہاں سے کاروبار سمیٹا اور باہر چلے گئے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو بھی کوئی تحریک ہوتی ہمیشہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کی خلافت سے انتہائی درجہ کی وابستگی کا ثبوت اس واقعہ سے بھی ملتا ہے کہ جب 1974ء میں گوجرانوالہ میں فسادات ہوئے تو اس وقت ان کے محلّہ اسلام آباد گوجرانوالہ میں بھی شرپسندوں نے حملہ کیا تھا۔ اس وقت ان کے میٹرک کے امتحانات ہو رہے تھے۔ یہ اپنے گھر والوں کو لاہور چھوڑ کر خود واپس گوجرانوالہ آ گئے تھے۔ جب ان کے گھر پر حملہ ہوا تو انہوں نے پڑوسیوں کے گھر میں جا کر جان بچائی اور پیچھے سے شرپسندوں نے ان کا سارا گھر جلا دیا۔ حملہ ہونے کے بعد گھر سے نکلتے ہوئے واحد چیز جو خلیل سونگی صاحب نے اٹھائی وہ ان کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ ایک تصویر تھی۔

لیکن مرحوم کی خلافت سے یہ وابستگی صرف ان کی ذات تک محدود نہ تھی۔ بلکہ بچوں کو جہاں مختلف جگہوں کی باقاعدگی سے سیر کرواتے وہیں ہر سال بچوں کو جلسہ سالانہ برطانیہ پر لے کر جاتے اور ان کے بچے بتاتے ہیں کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالی ہے ہم اپنے والد صاحب کے ساتھ انگلینڈ کے تمام جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اسی طرح بچوں کے امتحان وغیرہ ہوتے یا کوئی بھی اور بات ہوتی تو فوراً ان کو حضور انور کی خدمت میں دعا کے لیے لکھنے کی تلقین کرتے۔

جب بھی مرحوم کی خلیفہ وقت سے ملاقات ہوتی تو ہمیشہ اس کے بعد حلقۂ احباب میں حضور انور سے ملاقات کا بڑی محبت سے ذکر کرتے کہ حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے اور حضور انور کی شفقت و محبت کا بیان کرتے۔ اور یہ یہ باتیں ہوئی ہیں۔ اب جب سے امریکہ میں مقیم تھے تو پاکستان آتے ہوئے اور واپس جا کر بھی حضور انور کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتے اور کہا کرتے تھے کہ میں اپنا کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے خلیفۂ وقت کے پاس جاؤں گا تو میرے کام میں برکت ہوگی۔ شہادت سے چند روز قبل مرحوم کا سارا دن خاکسار کے ساتھ گزرا اور حسبِ عادت پاکستان اور خاص طور پر لاہور کے حالات پر گفتگو کے علاوہ حضور انور سے ہونے والی اپنی ملاقات کے بارہ میں بھی خاکسار کو بتایا۔ خاکسار نے اس چیز کا ہمیشہ مشاہدہ کیا کہ وہ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ کا ذکر کرتے تھے تو ان کی آنکھوں میں ایک خاص چمک پیدا ہو جاتی تھی اور خلافت سے گہری محبت ان کے ہر انداز سے جھلکتی تھی اور اس کی ایک چھاپ ان پر واضح نظر آتی تھی۔

مالی قربانی وخدمت خلق

اسی طرح ان کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے جو ایک اور خوبی ودیعت فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ وہ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور چندوں میں باقاعدگی اور طوعی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ نہایت بشاشت اور انشراح سے مالی قربانیوں میں حصہ لیتے اور ہر موقع و محل پر ہر آواز پر لبیک کہنے والے تھے اور خلفاء احمدیت کی طرف سے جاری فرمودہ جو جماعتی تحریکات ہیں ان میں ایک اچھی خاصی رقم ہر سہ ماہی میں خاکسار کے ذریعہ خزانہ میں جمع کرواتے تھے۔ مہمان نوازی سے لے کر تعمیر بیوت الذکر تک ہر موقع پر حصہ لیتے۔ لیکن ان کی خوبی تھی کہ جو بھی خدمت کرتے تھے کبھی اس کا ذکر نہیں کرتے تھے، چھپ چھپا کر کرتے تھے۔ اور اسی پہلو پر عمل درآمد کرتے ہوئے آپ بہت خدمت خلق کرنے والے انسان بھی تھے۔ بہت سے خاندانوں کی خاموشی سے مدد کرنے والے تھے۔ کسی نے بھی مدد طلب کی، آپ کے ملازم وغیرہ اپنے جاننے والوں کی طرف سے بھی بعض اوقات مدد وغیرہ طلب کرتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی کو نہ نہیں کی۔ کبھی بھی کوئی ضرورت مند ان کے پاس آتا تو وہ کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا تھا۔ بہت سے بے روزگاروں کو انہوں نے نوکری دی، بہت سے بچوں کی سکول کی فیس کی ذمہ داری انہوں نے اٹھائی ہوئی تھی۔ آپ خدمت خلق کے یہ کام بلا تمیز مذہب و ملت کیا کرتے تھے۔ بعض غیر احمدی ڈاکٹر بھی آپ کی اس خدمت کے وصف کو جانتے ہوئے آپ سے رابطے میں رہتے اور جب کبھی کوئی مستحق مریض ان کے پاس آتا تو وہ محترم خلیل سونگی صاحب سے رابطہ کرتے اور مرحوم ہزاروں روپے ان کو مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے لیے بھجوا دیتے۔

خدمت دین اور جماعت سے وابستگی

مرحوم دنیا کے لحاظ سے ہر طور کامیاب و کامگار تھے اور اس سے کہیں بڑھ کر دین کی خدمت میں آگے آگے تھے۔ اطفال الاحمدیہ سے لے کر انصار اللہ تک مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی اور ہر خدمت کسی بڑی خدمت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی رہی۔ قائد ضلع و قائد علاقہ خدام الاحمدیہ، ناظم انصار اللہ علاقہ لاہور، جنرل سیکرٹری ضلع لاہور اور مرکز میں مرکزی مشاورتی بورڈ صنعت وتجارت کے صدر کے طور پر کام کرتے رہے۔ جب سے آپ اس بورڈ کے صدر بنے تو اس حوالہ سے مہینے میں ایک دو دفعہ وہ ربوہ تشریف لاتے یا خاکسار ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ جب بھی جماعتی کاموں کے سلسلہ میں ان سے رابطہ کیا ہمیشہ انہوں نے فوری اور اچھے ردّعمل کا اظہار کیا اور اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی کام کہا جاتا تو فوراً خود بھی ساتھ ہی چل پڑتے تھے۔ مرحوم نے خدمات دینیہ میں بھی حصہ وافر پایا۔ مرحوم کو بچپن کی عمر سے جماعتی کاموں کا بہت شوق تھا اور جماعت سے گہری وابستگی تھی۔ اور نہایت بہادری اور دلیری سے مشکل اوقات میں بھی تکالیف اور مخالفتوں کا سامنا کیا مثلاً 1974ء میں پیش آنے والی تکالیف کے حوالہ سے بھی یہی کہا کرتے تھے کہ یہ ہمارے اوپر جتنے بھی ظلم کر لیں، جتنی بھی ہمیں تکلیف دیں، ہمارے ایمان اور تقویٰ میں کبھی کوئی کمی نہیں آئے گی، ہمارے حوصلے پست نہیں ہوں گے۔ اسی طرح جب بھی ان سے پوچھا جاتا تھا کہ دنیا میں اتنی شہرت ملی، کاروبار میں اتنی ترقی ملی تو ہمیشہ یہی جواب دیتے کہ میں اس سلسلہ کا ادنیٰ خادم ہوں اور اس سلسلہ کی خدمت کی بدولت ہی ہمیں اتنی ترقی ملی ہے۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ اپنے تمام کاموں پر جماعتی کاموں کو ترجیح دیتے تھے۔ جب بھی امیر صاحب ضلع کا یا صدر صاحب حلقہ کا فون آتا تو اپنے تمام کام چھوڑ چھاڑ کر، کوئی بھی وقت ہوتا، خواہ رات ہوتی، بلا تردد چلے جاتے۔ غرض آپ نے اپنی اولاد کی بھی اسی رنگ میں تربیت کی اور جہاں گھریلو زندگی میں اہلیہ اور بچوں سے نہایت پیار اور محبت اور خوش خلقی کا سلوک رکھا وہیں اپنی عملی تصویر پیش کر کے ان کی نہایت خوش اسلوبی سے تربیت کی اور ان میں بھی جماعت سے گہری وابستگی پیدا کی۔ چنانچہ ان کے بچے بیان کرتے ہیں کہ جب بھی ہمارے والد صاحب گھر آتے تھے تو سب سے پہلے ہم سے یہی پوچھتے تھے کہ آپ نے نماز ادا کی یا نہیں۔ بچوں کو خاص طور پر بچیوں کو خود جماعتی اجلاسات وغیرہ میں چھوڑنے جاتے، واپسی پر ان سے اجلاس میں ہونے والی باتیں پوچھتے اور ہمیشہ ان کو کہتے تھے کہ جماعتی پروگرام سے غیر حاضری نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ اگلے دن کوئی امتحان ہوتا۔ مگر آپ کہتے تھے کہ جماعتی کام کرو گے تو اس میں برکت پڑے گی، امتحان اور اچھے ہو جائیں گے۔

اور آپ کی اسی نیک تربیت کا نتیجہ ہے کہ آج آپ کی اولاد آپ پر بجا طور پر فخر کرتی ہے کہ ان کے والد نے اس سلسلہ کی خاطر اپنی جان، مال اور وقت سب کچھ قربان کر دیا۔ اور اپنے والد کی شہادت کے بعد وہ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وطن سے محبت

آپ کو اپنے وطن عزیز سے بھی گہری محبت تھی اور خاص طور پر پاکستان اور پاکستان میں موجود جماعت کے حالات جاننے کا بہت شوق رہتا تھا۔ جب آپ امریکہ چلے گئے اس کے بعد بھی ان کا معمول تھا اور مسلسل ان کی ای میلز خاکسار کو آتی رہتی تھیں کہ مجھے پاکستان کے حالات روزانہ بتایا کریں۔ خاص طور پر جس بات کا وہ بارہا ذکر کرتے تھے کہ جب مجھے پاکستان سے کوئی فون آتا ہے تو میں اتنا جذباتی ہو جاتا ہوں کہ اس نمبر کو دیکھ کر ہی میری آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔

غرض خدا تعالیٰ نے آپ کو بے شمار قابلیتوں، استعدادوں اور خوبیوں سے نواز رکھا تھا۔ اور آپ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور طلب میں ان کو استعمال میں لائے۔ نہایت دھیمی اور خوشگوار طبیعت پائی ہر وقت چہرے پر تبسم چھلکتا اور عمدہ اور لطیف مذاق رکھنے والے تھے۔ جو بھی ان سے ملا گہرے نقوش اس کے ذہن پر مرتسم ہوئے۔ عائلی زندگی مثالی اور مخلص اور محبت کرنے والے دوستوں کا حلقہ، کاروباری دنیا میں اعتماد اور دیانت کی علامت اور جماعتی حلقوں میں وفا شعار اطاعت گزار نیک منش اور نیک چلن۔ ان کی زندگی قابل رشک اور قابل صد ستائش تھی۔ اس دنیا میں کامیاب قرار پائے اور اس عارضی زندگی کو اس حالت اور کیفیت میں چھوڑا کہ خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر تھیں اور ان خوش نصیب لوگوں میں سے قرار پائے جو کامل طور پر راضیۃً مرضیۃً کی حیثیت سے جب بھی خدا ان کو بلاتا ہے خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارا یہ نہایت ہی پیارا بھائی بھی کامیابیوں اور بامرادیوں کے جلو میں اپنے محبوب حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا اور جیسے ساری زندگی جماعت کی خدمت میں گزاری ویسے ہی مرنے کے بعد اپنا خون دے کر جماعت کی آبیاری کا باعث ہوا اور بلاشبہ اس گروہ عشاق میں شامل ہوا جو رہتی دنیا تک قابل فخر وستائش رہے گا۔

اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ ان کی اولاد کو اپنے آباء کے نقش قدم پر قدم مارنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو اور دین و دنیا کی ترقیات و حسنات سے نوازے اور ان تمام شہداء کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے لیے بے شمار فتوحات کے دروازے کھولے۔

مکرم منور علی شاہد صاحب

میری خوشدامن محترمہ سلمیٰ مطہرہ صاحبہ

خاکسار کی خوشدامن محترمہ سلمیٰ مطہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالرشید فاروقی صاحب مرحوم آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور 16 مارچ 2010ء کو شیخ زید ہسپتال میں بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئی تھیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

رشتہ میں بیشک وہ خوشدامن تھیں لیکن درحقیقت وہ حقیقی ماں کی طرح تھیں۔ جنوری 1991ء میں خاکسار کی شادی ان کی بیٹی نصرت صاحبہ سے ہوئی۔ اس وقت خاکسار بحیثیت معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور خدمت دین کی توفیق پا رہا تھا۔ شادی کے پہلے دن سے لے کر وفات تک کسی بھی لمحہ مجھے یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ میری خوش دامن تھیں۔ انتہائی عبادت گزار خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی اور غرباء مساکین کی مثالی انداز میں مدد کرنے والی ہستی تھیں۔ میں نے ان کی زندگی میں ہمیشہ ان کو ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ انتہائی شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے دیکھا۔ مشکل ہے کہ ان کی صفات کا لفظوں میں احاطہ کیا جائے۔ ایک طرف پانچ بنیادی اخلاق عملی طور پر ان کی زندگی میں نمایاں رہے۔ دوسری طرف نمازوں کی ادائیگی۔ خلافت سے دل و جان سے والہانہ محبت، جماعت کے کام کو ہمیشہ فوقیت دینا اور عہدیداروں کا ادب و احترام آپ کی زندگی کا نصب العین رہا ہے۔ آپ کی 7 بیٹیاں ہیں اور 5 بیٹے ہیں۔ تمام بیٹیوں کی شادی خاندان میں کی لیکن میری اہلیہ کی شادی خاندان سے باہر ہوئی تھی۔ انہوں نے صرف اس بات پر رشتہ کیا کہ میں ضلع میں جماعتی عہدہ پر ہوں اس لئے تحقیق کی ضرورت نہیں۔ انہیں جماعتی عہدے پر بھی اعتماد تھا اور جماعت نظام پر بھی۔ بعد میں خود بھی مجھ سے اظہار کیا تھا کہ رشتہ داروں نے کہا بھی کہ لڑکے کی تحقیق کرا لیں۔ پہلی لڑکی کا رشتہ خاندان سے باہر ہے لیکن انہوں نے ہمیشہ کہا کہ جو لڑکا زیادہ وقت بیت الذکر میں دینی کاموں میں گزارتا ہے اس کی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں یقیناً مجھ سے کوتاہیاں یا غفلت ہوئی ہوں گی لیکن بلا مبالغہ حقیقت یہی ہے کہ کبھی کسی لمحہ یہ احساس نہ ہوا کہ انہیں مجھ سے کوئی شکایت ہے۔

وہ انتہائی صابر و شاکر اور عملی طور پر دین کو دنیا پر فوقیت دینے والی عالم باعمل خاتون تھیں۔

میرے سسر Food کے محکمہ میں ملازمت کرتے تھے وحدت کالونی میں سرکاری کوارٹر تھا جو محض دو کمروں اور برآمدے پر مشتمل تھا۔ میاں بیوی کے علاوہ پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں ملا کر کل 14/ افراد تھے۔ لیکن نمازوں خصوصاً باجماعت نماز سے اس قدر عقیدت تھی کہ ایک کمرہ نماز سنٹر کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جاتیں اور فجر سے پہلے نماز کے لئے کمرہ تیار کرنا روز کا معمول تھا۔ رشتہ داروں اور اہل محلّہ کے بار بار کہنے کے باوجود کمرہ میں نماز سنٹر کو ختم نہ کیا۔ وفات سے قبل بھی ہسپتال میں لیٹ کر اشاروں سے اور بیٹھ کر نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتی رہیں۔

ان کا تعلق اس خاندان سے ہے جو حضرت مسیح موعود سے آغاز احمدیت سے قبل والہانہ عشق اور عقیدت رکھتا تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی جاں نثار رفیق حضرت عبدالعزیز مغل کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا تفصیلی ذکر تاریخ احمدیت لاہور میں تصاویر کے ساتھ موجود ہے۔ آپ حضرت میاں چراغ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود رئیس لاہور کی پوتی تھیں حضرت مسیح موعود کے آغاز احمدیت سے قبل ہی ان کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ ان کے تایا تھے۔

آپ کا بچپن دہلی دروازہ کی منزل مبارک میں گزرا تھا۔ وہاں حضرت اقدس مسیح موعود بزرگان سلسلہ اور حضرت اماں جان بکثرت تشریف لایا کرتے تھے۔ اس طرح آپ کا بچپن دہلی دروازہ کی منزل مبارک کے ان مبارک کمروں میں گزرا جس کی فضاؤں میں حضرت مسیح موعود حضرت اماں جان، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور جید بزرگان احمدیت جن میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی قابل ذکر ہیں کی روحانیت کی خوشبو رچی بسی تھی۔ تربیت اور اخلاقی وصف براہ راست ان مبارک ہستیوں سے آپ کی طبیعت و مزاج میں رچ بس گئے تھے۔

ملاقات کے موقع پر فرصت کے لمحات میں مجھے بچپن کے بزرگوں خاص طور پر حضرت اماں جان اور اپنے والد حضرت عبدالعزیز مغل کے متعلق خوب واقعات سنایا کرتی تھیں۔ کہتی تھیں کہ منور جب بھی اماں جان نے لاہور آنا تو دہلی دروازہ ہمارے گھر ضرور تشریف لایا کرتی تھیں اور ابا جان کو عبدالعزیز کہہ کر مخاطب کرتیں اور فرمائش سے ایک خاص ڈش بنواتیں جو ہماری والدہ تیار کرتی تھیں اسی طرح وہ مجھ سمیت اور بھی بچیوں کو اکٹھا کر کے ہمیں نصائح کرتیں جو بچیوں سے متعلق ہوا کرتیں۔ اسی طرح قادیان میں جا کر وہاں ہم حضرت اماں جان سے ملاقات کرتے۔ وہ ہمیں کھلونے دیتیں کھانے پکاتی تھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے اہل خاندان سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں ایک مرتبہ محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو خاکسار کے ہمراہ جماعتی کام کے باعث اقبال ٹاؤن میں تھے تو میری درخواست پر آصف بلاک گھر تشریف لے گئے میں نے امی جان کو جب بتایا تو از حد خوشی و مسرت کا اظہار آپ کے چہرہ سے ہونے لگا۔ آپ کا چہرہ انتہائی شفاف و سفید اور چمکدار تھا۔ واپسی سے قبل مجھے آواز دے کر بلایا اور ایک تحفہ دیا کہ میری طرف سے میاں صاحب کو دے دیں اور دعا کی بھی درخواست کر دیں۔ یہ واقعہ مجھے آپ کی حضرت مسیح موعود سے محبت کا احساس دلاتا ہے۔ آپ کی شخصیت اتنی بااثر اور مسحور کن تھی کہ بچے، بڑے اور گھر میں کام کرنے والی خواتین بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی تھیں۔

بچوں کے ساتھ شفقت غیر معمولی تھی۔ میں نے یہی دیکھا کہ کسی بیٹے یا بیٹی کا بچہ وہاں ایک پل کے لئے بھی آیا تو اس کو خالی ہاتھ نہ بھیجتی تھیں 10 روپے یا 50 روپے یا 100 روپے ضرور دے کر بھجواتیں۔ کوئی بیٹی گھر آتی تو خالی ہاتھ نہ بھجواتی تھیں۔

جماعتی عہدوں پر کام نہایت جانفشانی اور پوری دیانتداری کے ساتھ کرتی رہیں۔ متحدہ وحدت کالونی کی لمبا عرصہ تک سیکرٹری مال رہی تھیں اور نگران وحدت کالونی رہیں۔ اصلاح و ارشاد کے شعبہ میں بھی کام کیا۔ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نصرت منور صاحبہ جو تاج پورہ حلقہ لاہور سیکرٹری مال ہیں اپنی والدہ کے ہمراہ دارالذکر اجلاسات میں جایا کرتی تھیں اسی طرح ان کی دوسری صاحبزادی محترمہ شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالشکور صاحب رحمان پورہ بھی مال کے شعبہ میں کام کر رہی ہیں جو انہی کی تربیت کا نتیجہ ہے۔

آپ نے شدید بیماری سے چند ہفتے قبل تک یہ روز کا معمول بنا رکھا تھا اور روزانہ تمام بچوں کے گھر ٹیلی فون کرتیں اور خیریت معلوم کرتیں۔ کسی بچی یا بچے کو بوجہ بیماری یا تکلیف ہوتی تو فوراً خواب کے ذریعے پتہ بھی چل جاتا اور وہ فوراً فون کر کے پتہ کرتیں اکثر یہ بات حیرانی کا باعث بنتی تھی کہ امی کو کیسے پتہ چل گیا۔ ہر وقت باوضو رہ کر دعاؤں اور عبادت میں رہنا زندگی کی عادت بن چکی تھی۔

امی جان سے جب بھی ملاقات ہوتی تو آپ نے ہمیشہ مسکراہٹ کے ساتھ میرے سر پر یا کندھے پر شفقت سے ہاتھ پھیرتی تھیں اور سب سے پہلے کھانے پینے کا پوچھتی تھیں۔ کبھی کبھار میں پہلے سے کھانا کھا کر گیا ہوتا تو حیرانی سے کہتی کہ منور ابھی بھی تکلف کرتے ہو۔ پھر میں جو وہ پیش کرتیں کھا لیتا تھا اور یہی میزبانی آپ کی ہر اس کے ساتھ ہوا کرتی تھیں جو گھر تشریف لاتے تھے۔

ایک اور بات جو میں نے غیر معمولی طور پر امی کی زندگی میں دیکھی وہ غریبوں اور مستحقین کی امداد تھیں۔ اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے خاکسار کی اہلیہ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک مریم شادی فنڈ میں غیر محسوس انداز میں درجنوں لڑکیوں کی شادی میں قیمتی اور اعلیٰ نوعیت کے کپڑے بھجوائے۔ وہ کہا کرتی تھیں کہ کسی کو جب بھی تحفہ دو یا مدد کرو وہ قیمتی اور اچھے سے اچھا ہو۔ آپ نے اہلیہ کی توسط سے بہت سی لڑکیوں کو شادی فنڈ میں اور غرباء کو نقدی کی شکل میں امداد دی لیکن کسی اور کو محسوس نہ ہونے دیا۔

یقینی طور پر آپ غریب پرور اور ہر ایک کے لئے دکھ دور رکھنے والی فرشتہ سیرت وجود تھیں آپ کے ماشاء اللہ پانچ بیٹے ہیں اور شادی شدہ ہیں آپ کا اپنی بہوؤں کے ساتھ حسن سلوک ایسا تھا جو میں نے بہت کم دیکھا۔ حقیقت اور سچ یہ ہے کہ میں نے انیس سالوں میں کبھی بھی بیٹی یا بہو کے درمیان کوئی فرق محسوس نہ کیا۔ ہر خوشی کے موقع پر بہوؤں کی تیاری خود کراتی تھیں میں محو حیرت ہوتا تھا کہ یہ سب کیا ہے۔ بیٹی سے بڑھ کر بہو کے ساتھ یہ حسن سلوک! میں پھر جب غور کرتا تو یہی بات سامنے آتی کہ یہ محض حضرت اماں جان کی بچپن کی جو حصہ تربیت کے رنگ میں آپ کی زندگی میں داخل ہوا یہ اسی کا ثمر ہے آپ کے والد حضرت میاں عبدالعزیز مغل کا جو عشق حضرت مسیح موعود سے تھا یہ اس کی برکات ہیں۔ جو میں ہر ملاقات میں دیکھا کرتا تھا۔

مجھے بخوبی اندازہ ہے کہ امی جان کس قدر شفقت کے ساتھ میری ساتھ ملا کرتی تھیں اور میری اہلیہ کو بھی تلقین کرتی تھیں کہ منور جماعتی کام کرتا ہے خوب خیال رکھا کرو۔

حضرت اماں جان کی آپ کے والد محترم پر شفقت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کی جیب کی گھڑی بطور یادگار تحفہ میں دے دی تھی۔ آپ کے والد بھی خاندان حضرت اقدس کے افراد کے آگے پیچھے عقیدت سے بچھے جاتے تھے۔ وہ گھڑی آج بھی اسی خاندان کے پاس ہے۔ خاکسار نے 2005ء میں کراچی میں اس مقدس گھڑی کی زیارت کی تھی۔

حضرت عبدالعزیز مغل کی جب وفات ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لاہور تشریف رکھتے تھے آپ کے گھر تشریف لائے اور ان کے ابو کا چہرہ

مکرم ہدایت اللہ ہادی۔ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا 34واں جلسہ سالانہ

19 ممالک کی نمائندگی سمیت 15 ہزار سے زائد افراد کی جلسہ میں شرکت

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا 34واں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 2 جولائی 2010ء کو انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا میں شروع ہو کر 4 جولائی 2010ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں 19 ممالک امریکہ، انگلستان، پاکستان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، جنوبی افریقہ، کیمرون، ماریشس، جرمنی، فرانس، بیلجیئم، ناروے، بنگلہ دیش، آسٹریلیا، ڈنمارک، بھارت، گیانا، جمیکا، ٹوباگو اور بعض دیگر ممالک کے عشاق احمدیت شامل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال پندرہ ہزار سے زائد افراد نے جلسہ میں شمولیت کی۔

27 جون 2010ء کو نماز عصر کے بعد بیت الاسلام ٹورانٹو میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کی تقریب ہوئی جس میں ڈیڑھ ہزار سے زائد رضاکاروں نے شرکت کی اور محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مہمانوں کی خدمت اور نظم و ضبط کی تلقین فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں جماعت احمدیہ کے جید علماء نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تاریخ کی روشنی میں دین حق، دور حاضر کے جدید تقاضوں اور ہماری ذمہ داریوں پر تقاریر کیں۔ خاص طور پر 28 مئی 2010ء کو بیت دارالذکر اور بیت النور لاہور میں رونما ہونے والے اندوہناک واقعہ پر انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ جہاں احمدیوں کو وحشیانہ ظالمانہ اور سفاکانہ طریق سے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ امسال جلسہ سالانہ کے سٹیج پر بھی سورۃ البقرہ کی آیت 155 میں مذکورہ قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے مت کہو بلکہ وہ تو ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں، جلی حروف میں لکھا گیا تھا۔

اس جلسہ میں درج ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ ''جاں نثاران ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں'' ابتلاؤں اور آزمائشوں کے بعد جماعت احمدیہ کی ترقی، ''فقہی مکتب فکر اور آخری زمانہ کے حکم و عدل'' آخری زمانہ قریب ہے یا آ گیا ہے؟ ''وقف عارضی ایک بابرکت منصوبہ اور ہماری ذمہ داریاں'' ''دین اور بین الاقوامی امن، وطن سے محبت''

دوسرے دن پہلے اجلاس میں حضرت مسیح موعود کے جاں نثار رفقاء کی بے مثال قربانیاں، دور مصائب میں آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کا صبر و استقلال'' ''حضرت مسیح موعود کے الہامی نام، ''راہ حق میں قربانیاں'' سیرت حضرت خاتم النبیین ﷺ کے موضوعات پر اردو میں تقاریر ہوئیں۔

جلسہ کے دوسرے روز تیسرے اجلاس میں بنی نوع انسان کی خدمات (Humanity First) پر ایک طائرانہ نظر کے موضوع پر ایک ڈاکومینٹری پیش کی گئی۔

مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے افتتاحی اور اختتامی تقاریر کیں۔ ان کے علاوہ بعض دیگر علماء نے نہایت عالمانہ اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

شہدائے لاہور کے لئے
خراج عقیدت

ایک اجلاس میں 86 شہدائے لاہور کے اسمائے گرامی پڑھ کر سنائے گئے اور انہیں جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے خراج عقیدت پیش کیا۔

اسی موقعہ پر دوران سال وفات پا جانے والے 37 احباب کے نام بھی پڑھ کر سنائے گئے اور حسب ارشاد حضرت مسیح موعود ان کیلئے دعائے مغفرت کی تحریک کی گئی۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں زیادہ تر تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ہی نشر ہوئیں۔ البتہ مورخہ 3 جولائی 2010ء کو دوسرے دن دوسرے اجلاس میں خواتین کی طرف سے قرآن کریم کا حسن اور اس کی برکات (انگریزی)، سچے احمدی کی ماں زندہ باد (اردو) دین حق عورتوں کے حقوق کا محافظ (انگریزی) کے موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ ان کے علاوہ چند نو مبائع خواتین نے انگریزی میں احمدیت قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات بیان کئے اور صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ نے صحابیات آنحضرت ﷺ کے موضوع پر اختتامی تقریر کی۔ مستورات کی حاضری چھ ہزار سے زائد تھی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز خواتین کے جلسہ گاہ میں تعلیمی ایوارڈ کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 59 طالبات کو حضرت مصلح موعود کی صاحبزادی محترمہ بی بی امۃ الجمیل صاحبہ نے تعلیمی ایوارڈ اور اسناد عطا کیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ٹورانٹو کا وسیع و عریض قطعہ سرسبز و شاداب میدانوں اور رنگا رنگ پھولوں کی کیاریوں سے لدا ہوا تھا اور بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز اور اس کے گردونواح میں احمدیہ دارالسلام یعنی پیس ولیج اپنی جگمگاتی ہوئی روشنیوں سے بقعہ نور بنے ہوئے تھے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں بیت الاسلام میں تہجد کی نماز اور درس حدیث باقاعدگی سے جاری رہا۔

تقریب علم انعامی و تعلیمی ایوارڈ

جلسہ سالانہ کے آخری دن جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق تقسیم علم انعامی اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 41 طلباء کو تعلیمی ایوارڈ اور اسناد دی گئیں۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کے موقع پر وفاقی، صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، مختلف ممالک کے قونصلروں، پولیس چیف، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں نے بھی شرکت کی اور حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت، امن و سلامتی، صلح و آشتی، اخوت و محبت، اخلاص و ایثار، نظم و ضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم کینیڈا اور وزیر اعلیٰ صوبہ انٹاریو کے پیغامات ان کے خصوصی نمائندوں نے پڑھ کر سنائے اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمت میں پیش کئے۔ ان کے علاوہ لبرل پارٹی کے قائد کا براہ راست پیغام نشر کیا گیا۔

معزز مقررین نے سانحہ لاہور پر اپنے افسوس اور دکھ کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور پارلیمنٹ میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں اس افسوسناک واقعہ کی مذمت کی گئی۔

قرارداد عہد وفا

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں مکرم امیر صاحب نے سانحہ لاہور کے ضمن میں ایک قرارداد پیش کی جو قرارداد عہد وفا کے نام سے موسوم ہے جس کو بالاتفاق تمام حاضرین جلسہ نے منظور کیا۔

میڈیا کوریج

جلسہ سالانہ کی کارروائی اور معزز مہمانوں کے انٹرویوز کو کینیڈین میڈیا نے جلی سرخیوں سے شائع کیا اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی بھرپور کوریج کی۔

یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی خیر و برکت اور دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی جملہ برکات سے ہم سب کو وافر حصہ عطا کرے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 اکتوبر 2010ء)

بقیہ صفحہ 5

دیکھا اور جھک کر پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔ تمام بچوں کی شادیاں خود کیں۔ سب اپنے اپنے گھروں میں خوش و آباد ہیں۔ الفضل میں ان خوش نصیبوں کا اکثر ذکر کرتیں جن کی نماز جنازہ خلیفہ وقت پڑھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دی کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کی نماز جنازہ غائب لندن میں پڑھائی۔ حضور انور نے خاکسار کے نام تعزیت خط میں اہل خاندان سے تعزیت فرمائی اور مجھے پیغام ان تک پہنچانے کا حکم دیا جس پر فوراً ہی عمل کیا گیا۔

آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ لاہور میں محترم منیر احمد صاحب شیخ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں نماز عشاء کے بعد بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے دعا کرائی۔

ساری نمازیں با جماعت

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (سرگودھا) کو بھی نماز باجماعت کی ادائیگی میں ہمیشہ التزام رہا۔ بیت الذکر میں نمازوں اور جمعہ کے روز بہت پہلے آکر ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ ان کے ایک دوست کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ کبھی بیت الذکر میں حاضری میں ہم ان سے سبقت لے گئے ہوں جب دیکھا پہلے ہی آئے ہوتے تھے۔

ایک دفعہ خود کہنے لگے قادیان میں ایک سال کے بعد جائزہ لیا تو سال کی ساری نمازیں بیت الذکر میں باجماعت ادا کی گئی تھیں۔

(الفضل 24 اپریل 1999ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم طاہر احمد شمس صاحب جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ 23 نومبر 2010ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام فاران شمس عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم چوہدری مختار احمد اٹھوال صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کبیروالہ حال سڈنی آسٹریلیا کا پوتا اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم سابق سپرنٹنڈنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، سلسلہ کے لئے مفید وجود، والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب نظارت مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خداتعالیٰ نے خاکسار کے بھانجے مکرم فواد احمد صاحب گوندل مربی سلسلہ اور مکرمہ قدسیہ عنبر صاحبہ کو مورخہ 17 نومبر 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سبیقہ احمد عطا فرمایا ہے اور ازراہ شفقت بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم افتخار احمد صاحب گوندل مربی سلسلہ سیرالیون اور خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ نگہت فردوس چیمہ صاحبہ کی پہلی پوتی اور حضرت مولوی غلام محمد صاحب گوندل مدفون قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے نومولودہ کی صحت وسلامتی والی فعال درازئ عمر اور خادمہ سلسلہ بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم محمد توقیر ناصر صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب وصیت نمبر 71721 نے مورخہ 12 اپریل 2008ء کو عینو والی ضلع نارووال سے وصیت کی تھی جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نکاح

مکرم نصراللہ بلوچ صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ذیشان نصر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ سعدیہ رشید جوئیہ صاحبہ بنت مکرم محمد رشید صاحب جوئیہ مقیم جرمنی کے ساتھ مبلغ -/5000 یورو حق مہر پر مورخہ 26 نومبر 2010ء کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے کیا۔ ذیشان نصر محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مرحوم آف ڈیرہ غازی خاں کا پوتا اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ دارالعلوم وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

☆ وزیراعلیٰ پنجاب پروگرام کے تحت ہونے والے علمی و ادبی مقابلہ جات منعقدہ 23 تا25 نومبر 2010ء میں مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کی طالبات مندرجہ ذیل پوزیشنز کی حق دار قرار پائیں۔ حافظہ طوبیٰ احمد بنت مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب کلاس نہم نے ہائی سیکشن کے مقابلہ مضمون نویسی اردو میں اول، سعدیہ خان بنت مکرم فیض احمد خان صاحب کلاس دہم نے مضمون نویسی انگریزی ہائی سیکشن میں اول، جویریہ مجید بنت مکرم مجید احمد سولنگی صاحب کلاس ششم نے مضمون نویسی انگریزی مڈل سیکشن میں اول، ایمن مسعود بنت مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب کلاس چہارم پرائمری سیکشن نے ڈرائینگ کے مقابلہ میں دوئم اور عظمیٰ اعجاز بنت مکرم محمد اعجاز صاحب کلاس ہشتم نے مقابلہ ڈرائینگ مڈل سیکشن میں دوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سکول اور طالبات کے لئے مبارک کرے اور ہمیشہ کامیابی وکامرانی سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ کلثوم مختار صاحبہ بنت مختار احمد سبحانی صاحب نے مورخہ 15 جولائی 2006ء کو ساکن احمد نگر ربوہ سے وصیت کی تھی اب موصیہ صاحبہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ یا ان کا کوئی عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور ان کے موجودہ پتہ سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب گوندل مرحوم آف بستی نور پتھورو ضلع عمرکوٹ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ریاست احمد صاحب گوندل مورخہ 22 نومبر 2010ء کو بعمر 42 سال مختلف عوارض سے بیمار رہنے کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 23 نومبر کو صبح 9 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر الدین انجم صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ شعبہ نومبائعین نے دعا کروائی۔ آپ اچھی ملازمت کرتے تھے مگر احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے سندھ کو خیر آباد کہہ کر ربوہ میں آباد ہو گئے تھے۔ دل کا عارضہ تو تھا ہی مگر جگر کی خرابی جان لیوا بن گئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں میرے علاوہ دو بیٹیاں کومل ریاست، ماریہ ریاست، ایک بیٹا ولید ریاست، اہلیہ محترمہ نسرین بیگم صاحبہ، چار بھائی مکرم سلیم احمد گوندل صاحب، مکرم ناصر احمد گوندل صاحب، مکرم مبارک احمد گوندل صاحب، مکرم ماجد جانگیر گوندل صاحب اور ایک بہن مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب میر پور چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد صاحب ایڈووکیٹ ابدالی روڈ سنت نگر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری شریف احمد صاحب بھٹی مغل پورہ لاہور 15 نومبر 2010ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے تقریباً 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اور گوجرہ کے رہائشی تھے لیکن بعد میں گھریلو حالات کی وجہ سے لاہور میں شفٹ ہو گئے۔ آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کی آمد پر مورخہ 17 نومبر 2010ء کو ہانڈو گجر کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم نے لواحقین میں دو بیوگان 4 بیٹے سات بیٹیاں متعدد نواسے، نواسیاں، پوتے، پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم نے اپنے نواسے اور نواسیوں کی اولاد بھی دیکھی۔ مرحوم کی ایک بیٹی محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم غلام مجتبیٰ صاحب باغبان پورہ لاہور ایک شادی میں شرکت کرنے کے لئے گوجرہ گئیں۔ اور وہاں پر دل کا دورہ پڑھنے سے 26 سال کی عمر میں 1982ء کو 4 چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر وفات پا گئی تھیں۔ جبکہ اس وقت سب سے چھوٹی بچی کی عمر ابھی صرف ڈیرھ سال تھی۔ وفات کے بعد مرحومہ کو گوجرہ میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔ اب مرحومہ کے تمام بچے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے نیز اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قریشی صاحب لکھتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم اقبال احمد قریشی صاحب ابن مکرم عبداللطیف قریشی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا مورخہ 9 نومبر 2010ء کو بعمر 71 سال وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 10 نومبر 2010ء کو مکرم خان وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع سرگودھا نے بعد نماز ظہر بیت الذکر نیوسول لائنز سرگودھا میں پڑھائی۔ تدفین چک 46 شمالی کے قبرستان میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مرحوم نے ملازمت کے لئے اپنے آبائی گاؤں کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ سے سرگودھا رہائش اختیار کی۔ مرحوم پنج وقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ خلافت سے فدائیت کا تعلق رکھنے والے ملنسار وصلح جو انسان تھے۔ مرحوم کافی عرصہ سے سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ آخری چھ ماہ سے بیماری نے کافی شدت اختیار کر لی تھی۔ بالآخر اسی عارضہ کی وجہ سے وفات پائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل سے نوازے اور حامی وناصر ہو۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

وفاقی کابینہ نے 5 وزارتیں صوبوں کو منتقل کرنے کی منظوری دیدی وفاقی کابینہ کا اجلاس

وزیراعظم کی صدارت میں ہوا جس میں 5 وزارتیں صوبوں کو منتقل کرنے کی منظوری دی گئی۔ صوبوں کو منتقل ہونے والی وزارتوں میں بلدیات، بہبود آبادی، امور نوجوانان، خصوصی اقدامات اور زکوٰۃ وعشر کی وزارتیں شامل ہیں۔ مختلف وزارتوں کی صوبوں کو منتقلی کے دوران کسی بھی سرکاری ملازم کو فارغ نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کا تحفظ ہوگا اور جن ملازمین کو صوبوں نے قبول نہ کیا تو انہیں خالی آسامیوں پر کھپالیا جائے گا۔

پنجاب کے 24 اضلاع میں ڈبل سواری پر پابندی

پنجاب میں ممکنہ دہشت گردی کے خدشہ کے پیش نظر یکم محرم سے 10 محرم تک موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی عائد کر دی گئی۔ 6 محرم سے یوم عاشور تک حساس علاقوں کے لئے فوج اور رینجرز کے جوانوں کو تعینات کیا جائے گا۔ محکمہ داخلہ نے محرم کے 10 دنوں تک موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی عائد کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ سیکیورٹی کے پیش نظر پولیس افسروں اور اہلکاروں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئیں ہیں۔ ماتمی جلوسوں کی ریکارڈنگ اور مانیٹرنگ کی جائے گی۔

بلوچستان میں بم دھماکہ، جھڑپیں، 6 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق، 5 دہشت گرد ہلاک

بلوچستان میں سائیکل بم دھماکے اور جھڑپ میں 6 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 6 زخمی جبکہ 5 دہشتگرد ہلاک ہوگئے۔ گورنر بلوچستان پر بم حملے کے خلاف شٹر ڈاؤن اور ریلیاں نکالی گئیں۔ ضلع مستونگ کے علاقہ کردگاب میں پولیس اہلکار گشت کر رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے فائرنگ کر دی۔ قلات کے قریب قومی شاہراہ پر نامعلوم افراد نے سائیکل پر نصب ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے فرنٹیئر کور کی گاڑی کو نشانہ بنایا۔

جسٹس اعجاز چودھری کو چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ مقرر کر دیا گیا

صدر آصف علی زرداری نے لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس اعجاز احمد چودھری کو جسٹس خواجہ محمد شریف کی ریٹائرمنٹ کے بعد چیف جسٹس بنانے کی منظوری دے دی، نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا۔ 8 دسمبر کو عہدہ سنبھالیں گے۔ جسٹس اعجاز احمد چودھری 14 دسمبر 2012ء تک اس عہدے پر فائز رہیں گے۔

داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس پریپ

(ادارہ جات نظارت تعلیم)

1۔ مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ
2۔ مریم صدیقہ ہائر سیکنڈری سکول ربوہ
3۔ بیوت الحمد گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ
4۔ طاہر پرائمری سکول ربوہ

نظارت تعلیم کے ان ادارہ جات میں داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس پریپ مورخہ 28،27 فروری 2011ء کو صبح 9:00 بجے لیا جائے گا۔ داخلہ فارم مورخہ یکم تا 17 فروری 2011ء متعلقہ سکول سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ کے لئے بچے/بچی کی عمر 31 مارچ 2011ء تک ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ سال کے درمیان ہو۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ کاپی منسلک کرنا اور فارم جمع کرواتے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے۔

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس میں سے لیا جائے گا۔

☆ یسرنا القرآن:۔ صفحہ نمبر 1 تا 20
☆ اردو:۔ ا تا ے
☆ انگلش:۔ Aa to Zz
☆ ریاضی:۔ 0to20(Counting)

(نظارت تعلیم)

کامیابی

(مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

۞ علمی وادبی پروگرام (پرائمری سیکشن)

زیر اہتمام وزیراعلیٰ پنجاب مورخہ 13 تا 15 نومبر 2010ء مرکز کی سطح پر گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول لالیاں میں منعقد ہوئے، جس میں 49 سکولز کے طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی طالبات نے بھی ان مقابلہ جات میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مقابلہ تقریر میں تحسینہ باسط جماعت پنجم نے اول پوزیشن جبکہ مقابلہ مضمون نویسی میں غزالہ ظہیر جماعت پنجم نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

۞ مورخہ 23 تا 25 نومبر 2010ء وزیراعلیٰ پنجاب کے زیر اہتمام تحصیل کی سطح پر علمی و ادبی مقابلہ جات گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول لالیاں میں منعقد ہوئے، جس میں مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی طالبات نے بھی شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مقابلہ تقریر اردو (پرائمری سیکشن) میں تحسینہ باسط جماعت پنجم نے اول پوزیشن، مقابلہ تقریر اردو (مڈل سیکشن) میں سیدہ سلویٰ جماعت ہفتم نے دوئم پوزیشن اور مقابلہ تقریر انگریزی (ہائی سیکشن) میں مہرین طاہر جماعت نہم نے سوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

تلاش گمشدہ

۞ محلہ نصرت آباد ربوہ کے رہائشی مکرم محمد کبیر صاحب کا بیٹا ذیشان کبیر عمر 15 سال گزشتہ ایک ماہ سے کبھی کبھی ذہنی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ مورخہ 10 نومبر 2010ء کو گھر سے سکول گیا لیکن پھر واپس گھر نہیں آیا۔ جس کسی شخص کو ملے وہ دفتر صدر عمومی یا درج ذیل نمبر پر رابطہ کرے۔

0342-7630374

(جنرل سیکرٹری دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان داخلہ

۞ DOW یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کراچی نے چار سالہ میڈیکل ٹیکنالوجی (ایوننگ پروگرام) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 27 دسمبر ہے۔ مزید معلومات کے لئے www.duhs.edu.pk وزٹ کریں۔

۞ فیڈرل اردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کراچی کیمپس نے بی ایس ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 5 دسمبر 2010ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں۔

02199216146-8, 02199244141-9

(نظارت تعلیم)

پلاسٹر آف پیرس کی سپلائی انتہائی ارزاں قیمت پر دستیاب ہے۔
رابطہ: ولی رامپیریل اینڈ جنرل آرڈر سپلائر
0313-8563226-0300-9100302

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔دسمبر

طلوع فجر	5:23
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

سچی بوٹی کمپاؤنڈ
سچی بوٹی کی دونوں اقسام پر مشتمل کمپاؤنڈ اعلیٰ ترین مصفی خون ٹیبلیٹ زبردست رعایت کے ساتھ ہر سٹور پر دستیاب ہیں۔
حفظ ماتقدم چھوٹے بڑے ایک گولی روزانہ لیا کریں۔
تفصیل استعمال دوا پمفلٹ میں پڑھیں
مزید معلومات ومشورہ کیلئے
0331-2334647,0300-9293818

ضرورت سٹاف
☆ سٹاف نرس
☆ میٹرک پاس محنتی ایماندار لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے
رابطہ: مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,0315-6705199

شادی بیاہ وگرم کپڑوں کی زبردست ورائٹی دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ 092-47-6214300

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10